سوال

(128) نمازِجمعہ کا ٹائم مقرر کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہماری مسجد میں عرصہ دراز سے سوا ایک بجے نمازجمعہ ادا کی جاتی تھی مقامی ایک خطیب کے کہنے کے مطابق اس کا وقت ایک بجے کر دیا گیا۔ اس طرح مسجد میں اختلاف کا آغاز ہوا جو ختم ہوتا نظر نہیں آتا، براہِ کرم نمازجمعہ کے افضل وقت کی نشاندہی کردیں، شاید اس طرح موجودہ جماعتی اختلاف ختم ہو جائے؟ قرآن وحدیث کے مطابق جواب دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تمام نمازوں کو ان کے اوقات پر ادا کرنا نہایت ضروری ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ’’نماز پابندی وقت کے ساتھ اہل ایمان پر فرض کی گئی ہے۔‘‘ [۴/النساء: ۳۳]

یہ بات بھی مبنی بر حقیقت ہے کہ نمازجمعہ کو نمازظہر کی جگہ پر ادا کیا جائے، یعنی نمازجمعہ کی ادائیگی کا وہی وقت ہے جو نمازظہر کو ادا کرنے کا وقت ہے، اب سوال یہ ہے کہ حدیث کے مطابق نمازظہر کا وقت کون سا ہے۔ اس سلسلہ میں صحیح ترین روایت حسب ذیل ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: ’’اٹھیے اور نماز ادا کیجئے‘‘ چنانچہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج ڈھلنے لگا، پھر اگلے دن ظہر کے لئے آئے اور نمازظہر اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو چکا تھا۔ آخر میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا ان دونوں اوقات کے درمیان نمازوں کا وقت ہے۔ [مسند امام احمد، ص: ۳۳۰، ج ۲]

امام ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت امام بخاری رحمہ اللہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث اوقات نماز کے متعلق صحیح ترین حدیث ہے۔ [ترمذی، المواقیت: ۱۴۹]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نمازظہر کا وقت زوال آفتاب سے لے کر کسی چیز کا سایہ اس کے برابر ہونے تک ہے۔ آج کل گھڑیوں کا دور ہے، اس لئے نمازظہر زوال آفتاب سے تقریباً بیس منٹ بعد ادا کرنا افضل ہے لیکن سخت گرمی میں ایک گھنٹہ سے ڈیڑھ گھنٹہ تک تاخیر کی جا سکتی ہے۔ نمازجمعہ کے متعلق حدیث میں ہے کہ اس کا وقت بھی زوال آفتاب سے شروع ہو جاتا ہے۔ [صحیح بخاری، الجمعہ: ۹۰۴]

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز سردیوں میں جلد پڑھتے اور سخت گرمی میں دیر سے ادا کرتے۔ [صحیح بخاری، الجمعہ: ۹۰۶]

نماز جمعہ اور خطبہ جمعہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل یہ ہے کہ آپ نماز کو لمبا اور خطبہ کو مختصر کرتے تھے، خطبہ میں اللہ کا ذکر ہوتا ۔ [نسائی، الجمعہ: ۱۴۱۵]

راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ اور خطبہ جمعہ کے متعلق اعتدال اور میانہ روی اختیار کرتے ۔ [ترمذی، الجمعہ: ۵۰۷]

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں جمعہ کے دن مختصر خطبہ دینے کا حکم دیتے تھے ۔ [ابوداؤد، الجمعہ: ۱۱۰۶]

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ کام کی چند باتوں پر مشتمل ہوتا تھا ۔ [ابوداؤد، الجمعہ: ۱۱۰۷]

یہ روایات پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جمعہ کے دن خطبہ کو طویل کر کے افضل وقت سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے ۔ جبکہ ایک روایت ہے کہ جمعہ کے دن نماز کو طویل اور خطبہ کو مختصر کرنا خطیب کی عقلمندی اور سمجھ داری کی علامت ہے ۔ [صحیح بخاری، الجمعہ: ۸۶۹]

اس کا یہی مطلب ہے کہ جمعہ کی نماز عام نمازوں سے لمبی اور خطبہ عام خطبوں سے مختصر ہونا چاہیے، ان روایات کی روشنی میں اگر خطبہ ساڑھے بارہ بجے شروع کیا جائے تو ایک بجے یا سوا ایک بجے نماز کو کھڑا کر دیا جائے ۔ یہ افضل وقت ہے اس سے تجاوز کسی صورت میں نہیں ہونا چاہیے، بہر حال خطبہ میں بے جا طوالت جو نماز میں تاخیر کا باعث ہو کسی صورت میں مستحسن نہیں ہے ۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:161